مولانا محمد عبدالمعبود صاحب ۔خطیب جامع مسجد پھولوں والی
راولپنڈی

چراغِ حنفیت اور مخالفت کے پھونکے

ہر ایک چیز قدرتی ساخت کے اعتبار سے دو پہلوؤں کی حامل ہوتی ہے ۔جیسا کہ اطاعت کے پردہ میں نافرمانی پنہاں اور موافقت ،مخالفت کی پردہ داری کرتی ہے ۔اور جس طرح آفتاب عالمتاب کی درخشندگی وتابندگی میں رات کی تاریکی مخفی اور گرمی کی تمازت میں پانی کو منجمد کر دینے والی سردی کا تصور غیر متزلزل ہے اسی طرح انسانی اذہان کی سوچ کے دھارے بھی متفرق اور مختلف سمتوں کے گرویدہ ہوتے ہیں ۔حقائق کے آشکارا ہونے کے باوصف انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت وحقانیت کی توثیق وتائید کے لئے معجزات کا ظہور نبوت کا جزو لاینفک بنا دیا گیا۔ انبیاء کرام کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ روز روشن کی طرح تابندہ ہونے اور ان کی توصیف وتعریف سے ہر کس و ناکس رطب اللسان ہونے کے باوجود سب سے زیادہ مخالفت ،معاندت اور الزامات واعتراضات کا نشانہ انہی کو بنایا گیا۔ فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذی شان ہے ۔ " اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل " سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام ابتلا کا شکار ہوئے اور پھر جس کی نسبت ان سے قریب تر تھی ، وہ اسی مناسبت سے مبتلائے مصائب وآلام ہوا۔

قدرت کی نیرنگیوں پر عقل انسانی محو حیرت ہے کہ اپنے محبوب ومقرب بندوں کو جس قدر عظیم بالشان اور اعلیٰ وارفع مقام ومنصب مرحمت فرمایا وہ اتنی ہی شدومد کے ساتھ روح فرسا حالات وواقعات سے دوچار بھی ہوئے۔اس داستانِ دردِ دل کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔کہ انبیاء علیہم السلام کی ذواتِ مقدسہ جو ساری کائنات سے بلند وبالا رتبہ وشان کے مالک ہونے کے باوصف کفار نابکار کی ریشہ دوانیوں اور بہتان طرازیوں سے محفوظ نہ رہ سکیں۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ کی قدسی صفات جماعت کے باہمی مشاجرات کو بہانہ بنا کر ان کے خلاف دشنام طرازی اور طعن وتشنیع کا ایسا طوفان برپا ہوا جو تھمنے اور رکنے کا نام ہی نہیں لیتا ۔اور ستم بالائے ستم یہ کہ بعض " اپنے " ہونے کا دم بھرتے ہوئے بھی انہیں تنقید وتنقیص کا تختہ مشق بنانے میں ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے ۔
امت کی کتنی ہی مقتدر اور مایہ ناز شخصیات اس طوفانِ بے ہنگام اور جاں گدازانہ حالات کا شکار ہوئیں

ایسے ہی دلخراش و دلدوز، روح فرسا اور ایمان سوز حالات و واقعات سے امام الائمہ، سراج الامہ سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی دوچار ہوئے۔ جنہیں خالق کائنات نے جامع صفات و کمالات کا مرقع بنایا اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے علم و فضل کو آشکارا کرتے ہوئے یہ دل آویز بشارت سنائی :۔

" لوكان الايمان عند الثريا لناله رجل من هولاء " (مسلم شریف)

اگر ایمان کہکشاں میں بھی ہوگا تو ان میں سے ایک آدمی اسے بھی پالے گا۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ امام الائمہ، سراج الامہ آسمان علم و حکمت پر بدر منیر بن کر چمکے۔ اور علوم قدرت کے بحر عمیق میں غوطہ زن ہو کر دُرہائے ناسفتہ اور گنج ہائے گراں مایہ سے امت کو مالا مال کر دیا، اس مہتاب جہاں تاب نے قرآن و حدیث کی تشریح و تعبیر کو اجتہاد کے ایمان افروز گلدستہ میں سجایا جس نے " يسروا ولا تعسروا بشروا ولا تنفروا " (جمع الجوامع) احکام میں آسانی کا پہلو اجاگر کرو اور تنگی میں لوگوں کو نہ ڈالو، خوشخبری سناؤ اور دین سے نفرت نہ دلاؤ) فرمان نبوی کو اجتہاد کی حکمت عملی کے قالب میں ڈھال دیا۔

امام الائمہ، سراج الامہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم عصر مایہ ناز علماء اور مقتدر ائمہ کرام آپ کے فضل و کمال اور علمی برتری و فوقیت کے نہ صرف قائل تھے بلکہ آپ کے حضور زانوئے تلمذ تہہ کرنے کو سرمایہ افتخار سمجھتے تھے قسام ازل نے آپ کو ایسی لازوال شہرت سے نوازا جو تا ابد تابندہ و درخشندہ رہے گی اور ساری دنیا میں آپ کے متبعین کی غالب اکثریت موجود رہی۔ لیکن بایں ہمہ آپ کی لافانی شہرت کو داغدار کرنے کی مذموم جسارت کا ارتکاب بھی ہوتا رہا۔ آپ کے خلاف الزامات و افتراآت کی ایسی بوچھاڑ ہوئی کہ صداقت و شرافت سر پیٹ کر رہ گئی۔

اغیار کے ساتھ بعض اخیار بھی اس رو میں بہہ گئے۔ انہیں امام الائمہ، سراج الامہ کی ذات والاصفات میں عیوب و نقائص کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ ان کے بلند پایہ علمی مقام، بے مثال ورع و تقوی اور جلالت قدر کا پاس لحاظ کئے بغیر بے بنیاد اور ناروا اعتراضات کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی ذات سے بدظن کرنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن اللہ کریم نے سراج الامہ کی جلالت قدر اور عظمت شان کو اجاگر کرنے کے لئے ہر دور میں ایسے رجال کار پیدا کئے جنہوں نے خداداد علمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ان کے تابناک دامن سے اعتراضات و الزامات کا گرد و غبار دور کرتے رہے جس سے چراغ حنفیت مخالفت کے پھونکوں پر ہمیشہ خندہ زن رہا ع

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس مضمون اور تحریر کی انگیخت دراصل آپ کے موقر ادارہ موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی تازہ پیشکش " دفاع ابوحنیفہ " بنی جو اس سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے اور جس کے شروع میں جناب مدیر الحق مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی کی تبیع تحریر بطور پیش لفظ کے شامل اشاعت ہے۔ جو مولانا عبدالقیوم حقانی

کی مائیہ نازعلمی کاوش، فقید المثال تصنیف اور تحقیقی دستاویز ہے۔

جناب حقانی صاحب نے بے حد جاں فشانی اور تحقیق و تجسس سے یہ نادر علمی مرقع تیار کیا ہے۔ جو انتہائی قابل قدر لائق صد تحسین و تبریک اور بے حد شستہ و شگفتہ انداز بیان پر مشتمل ہے۔ حضرت علام نے گلہائے رنگا رنگ کی نکہتوں سے کتاب کو مزین کیا۔ "دفاع" کا حق ادا کرتے ہوئے ہر پہلو پر سیر حاصل اور بے حد مفید بحث کی ہے۔ تحقیق و تدقیق کے انمول موتیوں سے کتاب کو مرصع کیا۔ اور امام الائمہ، سراج الامہ پر عائد کردہ گھسے پٹے پرانے اور طرز جدید کے تمام الزامات و افتراآت کا بڑی دانشمندی اور سنجیدگی سے دفاع کیا ہے۔ مصنف علام نے نہ صرف "دفاع" ہی کو پیش نظر رکھا۔ بلکہ اس "پیغمبر اسلام" کی علوم و معارف قرآنیہ میں مہارت کاملہ۔ احادیث کے اسرار و رموز اور منشاء و حکمت پر نظر عمیق اور اجتہاد و استنباط میں اعلیٰ و ارفع مقام اور قابل تقلید ورع و تقویٰ جیسی تمام حیثیتوں کو آشکارا کر دیا ہے۔ بنابریں کتاب دفاع ابوحنیفہ معرکۃ الآراء اور علمی شاہکار ہے۔

کتاب اپنی منفرد حیثیت کی بناء پر علماء کرام، طلباء اور ہر پڑھے لکھے حنفی مسلک کے لئے یکساں طور فیض بار ہے۔ ہر حنفی مسلمان اسے حرز جاں بنائے اور مولانا موصوف کی اس بے مثال تحقیقی و علمی دستاویز سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور اللہ جل شانہ مصنف علام کو اجر جزیل مرحمت فرمائے اور ان کے علم اور قلم کو بیش از بیش فیض بار بنائے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں واقعۃً ایک عظیم علمی شاہکار کی اشاعت پر ادارہ کے موسس و صدر مولانا سمیع الحق مدظلہ کو ہدیۂ تبریک پیش کر رہا ہوں

(محمد عبدالمعبود عفی عنہ، مؤلف تاریخ مکۃ المکرمۃ تاریخ مدینۃ المنورۃ)

از ص ۶۰

سوا ہر مذہب میں ایسا کہ بعد کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں نے اپنی عقل سے اس میں اضافے کئے۔ ان اضافوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدائی کلام کے ساتھ انسانی کلام شامل ہو گیا۔ اس طرح اس کی ابدیت ختم ہو گئی۔ جو چیز ماضی میں عقلی نظر آتی تھی وہ بعد کے زمانہ میں غیر عقلی ہو کر رہ گئی۔

اب مذاہب کی فہرست میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی ابتدائی حالت میں محفوظ رہنے کی وجہ سے ان دونوں صفتوں کو اپنے اندر برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس میں آفاقیت بھی مکمل طور پر ہے اور عقلیت بھی مکمل طور پر +